رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلوبِ تعلیم اور منہجِ تبلیغ

مولوی عصمت اللہ نظامانی
متعلم تخصصِ علومِ حدیث، جامعہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم وتبلیغ کے سلسلے میں مختلف مواقع پر اپنے افعال واقوال کے ذریعے امت کی رہنمائی فرمائی ہے، اور متعدد اصول وضوابط ذکر کیے ہیں جن کا لحاظ رکھنے سے ایک طرف طلبہ (خواہ چھوٹے بچے ہوں یا نوجوان اور بوڑھے) کی استعداد بڑھے گی اور علم میں رسوخ اور پختگی حاصل ہوگی، تو دوسری طرف حق بات قبول کرنے کی صلاحیت اور اس کا برملا اظہار کرنے کا حوصلہ پیدا ہوگا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم وتبلیغ کے سلسلے میں بیان فرمودہ اسلوب اور طریقہ کار کا نفع اور افادیت، دیگر تمام انسانوں کے بیان کردہ قواعد سے کہیں زیادہ اور بڑھ کر ہے۔ ذیل میں ہم احادیث کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلوبِ تعلیم اور منہجِ تبلیغ ذکر کریں گے۔

واضح رہے کہ تعلیم وتبلیغ میں متعدد اعتبار سے مشابہت پائی جاتی ہے، بلکہ اگر غور کیا جائے تو تعلیم بھی ایک قسم کی تبلیغ ہے، اس لیے دونوں کو ایک ساتھ ذکر کیا جارہا ہے۔

تعلیم وتبلیغ کے لیے سامعین کی زبان اور لغت کا لحاظ کرنا

تعلیم وتبلیغ کا سب سے بہتر اور اثر انگیز طریقہ یہ ہے کہ سامعین کو انہی کی زبان میں تعلیم دی جائے، اور حق بات پہنچائی جائے، کیونکہ یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے کہ انسان اپنے ہم وطن، خصوصاً ہم زبان کی بات توجہ اور غور سے سنتا ہے، اسی طرح اپنی زبان میں سنی گئی باتیں اس کو اچھی طرح ضبط اور یاد ہوتی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر قوم اور قبیلہ کو اسی کی زبان اور لہجہ میں احکام کی تعلیم دیتے اور دین کی تبلیغ فرماتے، جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی اشعر کے لوگوں کو انہیں کی زبان اور لہجہ میں مخاطب کرکے فرمایا:

’’ليس من امبر امصيام في امسفر .‘‘(۱)

ترجمہ: ’’سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔‘‘

علامہ زرقانی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں: